Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifuluoom.com arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom 0322-6444659
Contact No 0333-6444659
MADARSA ARIF UL ULOOM
دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
0322-6444659
رابطہ نمبر 0333-6444659

سؤال: عرض خدمت ہے کہ 2019 میں میرے گھر میں مبلغ چار لاکھ روپے جمع ہو چکے تھے بذریعہ ماہانہ ادائیگی گھریلو سطح کمیٹی (بیس) اسی ماہ رمضان میں رقم پر عرصہ ایک سال گزر چکا تھا۔ اسی سال ماہ رمضان سے ایک ماہ پہلے فلیٹ کے فروخت کرنے پر مبلغ 25 لاکھ ہمارے پاس ہو گئے ( یہ فلیٹ ہم نے کرایہ پر دیا ہوا تھا وصول شدہ کرائے کی رقم ہم اپنے کرائے کے مکان میں شامل کر کے مالک مکان کو دیتے تھے جس میں ہم کرایہ دار کی حیثیت میں مقیم تھے ) کیا کل رقم 25 لاکھ + 4 لاکھ کی رقم پر زکوٰۃ ادا کرنا تھی یا صرف 4 لاکھ پر زکوٰۃ دینا تھی 2019 میں صرف 4 لاکھ پر زکوٰۃ ادا کی تھی کیونکہ گھر کے تمام افراد کی رائے تھی کہ فلیٹ فروخت سے حاصل ہونے والی رقم پر ایک سال پوری نہیں ہوئی ہے۔

2020 کے رمضان میں تمام مذکورہ رقم اور کچھ استعمال کے زیور اور دیگر اثاثہ جات کی زکوٰۃ کی رقم مبلغ 78 ہزار روپے کا تعین کر کے 35 ہزار روپے ادا کر دئے گئے زکوٰۃ کی مد میں بقایا رقم ادا نہیں کی گئی کیونکہ بینک سے قرض لیکر پلاٹ (زمین) خریدی اور پھر مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں رقم تیزی سے خرچ ہوتی رہی۔ رقم کم ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام جاری ممکن نہیں رہا تو رشتہ داروں نے قرض حسنہ مکان کی تعمیر کو مکمل کرنے کے لئے دیا جو کہ کل 18 لاکھ 50 ہزار کی رقم کے ہم مقروض ہو گئے اسی وجہ سے زکوٰۃ کی بقایا رقم 2020 کی خرچ ہو گئی۔

قرض کی ادائیگی رقم کمیٹی ڈال کر ہم نے قرض خواہوں کو وقفے وقفے سے ادا کر دی لیکن جن لوگوں کے پاس ہم کمیٹی ڈال کر رقم وصول کر کے ادائیگی کرتے رہے ان کو ہر ماہ کمیٹی کی مد میں رقم ادا کرتے رہے قرض باقی تھا ادا ہوتا رہا صرف قرض کی نوعیت بدل گئی اب نومبر 2025 تک ہم نے کمیٹی والوں کی رقم ادا کر کے قرض سے آزاد ہو جائیں گے۔

آپ سے آگاہی اس تحریر کے ذریعہ حاصل کرنا ہے کہ کیا ہم نے بقایا زکوٰۃ کی رقم قرض حسنہ حاصل کرنے سے پہلے کے وقت کی ادا کرنی ہے یا اس کے بعد بھی زکوٰۃ کی تاخیر کی وجہ سے کچھ ادائیگی کرنا ہو گی (بینک سے حاصل کئے گئے قرضہ کی ادائیگی ہو چکی ہے) میری اور بیٹیوں کی ذریعہ آمدنی کی رقم سب اہلیہ کے پاس گھر کے نظام کو چلانے کے لئے جمع کرتے تھے۔ تا کہ گھر کے اور باہر والوں کی تقریبات کی رقم اور گھر کی تمام ماہانہ اخراجات مکمل کئے جائیں اور ہر ماہ کمیٹی کی رقم کی ادائیگی بھی ہوتی رہے۔ اُمید ہے کہ تحریر سے متعلق ضروری شرعی مسئلہ کی آگاہی عنایت فرائیں گے۔ فقط و سلام

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

## الجواب حامداو مصلیاو مسلما

واضح رہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ہر رقم پر علیحدہ سال گذرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر کسی شخص کے پاس نصاب کے بقدر رقم موجود ہو، پھر سال گذرنے سے چند دن قبل اس کے پاس مزید رقم آگی تو سال گذرنے پر مجموعی رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی (یعنی جو رقم اضافی ملی ہے اس پر بھی زکوٰۃ دینا ہوگی اگرچہ اس پر مکمل سال نہیں گذرا)۔

صورت مسؤلہ میں سائل کے پاس 2019 میں چار لاکھ روپے تھے اور سال گذرنے سے کچھ عرصہ قبل اس نے اپنا فلیٹ فروخت کیا تو اس کی قیمت 25 لاکھ روپے پر بھی 4 لاکھ کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا ضروری تھا، لہذا اب سائل پر 2019 کی مکمل زکوۃ اور 2020 کی بقایا زکوٰۃ کی رقم قرضہ ہے جو سائل کو ادا کرنا ضروری ہے۔ 2020 کے بعد سائل مکان کی تعمیر کے سلسلے میں مقروض ہو گیا تھا، اس لئے اس قرضہ کی مکمل ادائیگی کے بعد جب سائل دوبارہ صاحب نصاب ہو جائے تو اس سال سے دوبارہ زکوٰۃ دینا بھی ضروری ہو گا۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَمَنْ كَانَ لَهُ نِصَابٌ فَاسْتَفَادَ فِي أَثْنَاءِ الْحَوْلِ مَالًا مِنْ جِنْسِهِ ضَمَّهُ إلَى مَالِهِ وَزَكَّاهُ الْمُسْتَفَادُ مِنْ نَمَائِهِ أَوَّلًا وَبِأَيِّ وَجْهٍ اسْتَفَادَ ضَمَّهُ سَوَاءٌ كَانَ بِمِيرَاثٍ أَوْ هِبَةٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ، وَلَوْ كَانَ مِنْ غَيْرِ جِنْسِهِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ كَالْغَنَمِ مَعَ الْإِبِلِ فَإِنَّهُ لَا يَضُمُّ هَكَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ. فَإِنْ اسْتَفَادَ بَعْدَ حَوَلَانِ الْحَوْلِ فَإِنَّهُ لَا يَضُمُّ وَيَسْتَأْنِفُ لَهُ حَوْلٌ آخَرُ بِالِاتِّفَاقِ هَكَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ. ثُمَّ إنَّمَا يُضَمُّ الْمُسْتَفَادُ عِنْدَنَا إلَى أَصْلِ الْمَالِ إذَا كَانَ الْأَصْلُ نِصَابًا فَأَمَّا إذَا كَانَ أَقَلَّ فَإِنَّهُ لَا يُضَمُّ إلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ يَتَكَامَلُ بِهِ النِّصَابُ وَيَنْعَقِدُ الْحَوْلُ عَلَيْهِمَا حَالَ وُجُودِ النِّصَابِ كَذَا فِي الْبَدَائِعِ.

(کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول 1 / 175 ط رشیدیہ)

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہے اور اس کا سال یکم رمضان سے یکم رمضان تک پورا ہوتا ہے، اور درمیان سال میں کچھ رقم اور مل گی یا سونا یا چاندی مل گی تو بعد میں ملنے والی چیزوں کے سال کا حساب الگ نہیں ہو گا بلکہ جب یکم رمضان آئیگا تو ان چیزوں کی زکوۃ دینا بھی لازم ہو گا، کیونکہ جب اصل نصاب پر سال گذر گیا تو گویا کہ سال مکمل ہونے سے پہلے ملنے والی چیزوں پر بھی سال گذر گیا۔

(سال کے درمیان میں جو اضافہ ہوا صفحہ 252 ط بیت العمار)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

10 جمادی الثانیہ 1447ھ / 2 دسمبر 2025ء

فتویٰ نمبر:502

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی